بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہو کس سے حمد یارو اُس خدا کی | کہ جس نے عرش اور کرسی بنا کی
کئے اُس نے فلک بے در کے پیدا | عناصر کو کیا اُس میں ہویدا
جدا تھے آب و آتش خاک اور باد | کئے قدرت سے باہم چاروں اضداد
پھر اُن چاروں سے اک پتلا بنایا | کہ جسمیں بھید قدرت کا سمایا
پھر اُس پتلے کو وہ باتیں سمجھائیں | فرشتوں نے بھی جو ہرگز نہ پائیں
بہت چھانا حکیم فلسفی نے | نہ پایا بھید پر اُس کا کسی نے
زمیں سے آسماں تک خاک اُڑائی | حقیقت بھید کی اُس کے نہ پائی
کہاں کا تو ہے اور میں ہوں کہاں کا | وہی مالک ہے ملک جاوداں کا
شہنشاہوں کو دیتا ہے گدائی | گدا کو بخشتا ہے بادشاہی
خدا کو یاد کر اے عنصر خاک | بنایا جس نے تجھ کو ایسا چالاک
تجھے بے پر کے پہونچایا فلک پر | جہاں جلتے فرشتوں کے بھی ہیں پر

نعت

درود اُس پر کہ جس کو ایزد پاک | ہے کہتا با خلقت ان کو لولاک
نہ ہوتا ذات کا اُس کے سہارا | تو ہوتا حشر میں کیوں کر گزارا
ہے اُس کے نام پر قربان دل و جان | اور اس کی آل اصحاب پر سو جان قربان
کب اس کے وصف کا ممکن بیاں ہی | خدا خود آپ ان کے مداح خواں ہے
صحابہ ان کے مقبول خدا ہیں | خدا کی رحمتیں ان پر سدا ہیں
جنھوں نے کفر عالم سے مٹایا | خدا کی راہ کا راستہ بتایا
ولا نام محمد پس لیا کر | اور آل اصحاب پر جی کو فدا کر
الٰہی دے مجھے توفیق طاعت | عطا کر دوستی کی اپنی محبت
خودی اور کبر سے مجھ کو بچانا | اور اس عالم سے با ایماں اٹھانا
خودی بد کام ہے یارو نہایت | سنو تم روم کے شہ کی حکایت

آغاز داستان

عجب قصۂ ہے یہ دل چسپ منظوم   کہ ہے قدرت خدا کی جس سے معلوم
اسے سن کر اگر مرد ہو عاقل   خدا کے خوف سے ہووے نہ غافل
سنا ہے روم میں تھا اک شہنشاہ   نہایت عاقل و دیرنہ ذی جاہ
وہ تھا آفاق پر در عدل گستر   جہاں میں تھا کوئی اسکا نہ ہمسر
پڑھا کرتا تھا قرآن ہر سحر وہ   معانی رکھتا تھا پیش نظر وہ
جو دیکھی اس نے اک آیت کی تفسیر   تھی جس میں عزت و ذلت کی تقریر
کلام اپنے میں فرمانا جو ہے حق   وہ اس کی عقل میں نہ آیا مطابق
وہیں ابلیس نے ان کو بھلایا   خیال فاسد اس کے دل میں آیا
کہ میں رکھتا ہوں اتنا فوج و لشکر   کہ جس کا خوف ہے کشور بہ کشور
ملک سب ملک خشکی اندر تری کے   لکھیں سب مجھ کو نامہ عاجزی کے
ہزاروں پلٹنیں رکھتا ہوں جنگی   ہیں جس سے کانپتے روس فرنگی
جہاں میں ہے کوئی میرے مقابل   مجھے دیتا ہے شاہ چیں حاصل
ہے میری سلطنت کا اسقدر زور   کہ ہیبت سے ہے کوہستا نمیں شور
ہیں ایسا ہوں اگر یہ بات چاہوں   تمام آفاق کو قبضہ میں لاؤں
ہزاروں کے تئیں دیتا ہوں عزت   مجھے وہ کون ہے دیوے جو ذلت
غرض شیطان نے اس کو بھلایا   خودی کا وسوسہ دل میں سمایا
بندھا جب دل میں اس کے یہ تصور   خدا کو ناپسند آیا تکبر
ہے دانا اور بینا اس کی ذات   نہیں پوشیدہ ہے اس سے کوئی بات
خدا کو ہر جگہ جانو عیاں تم   سنو اس شہ کی ذلت کا بیاں تم
وہ سلطاں بعزم سیر اک روز   ہوا جنگل کی جانب رونق افروز
وہ شہ اور فوج و لشکر اس کے ہمراہ   ستاروں کے ہو جیسے بیچ میں ماہ
تلاش صید تھی واں سب کو منظور   ولے قسمت یہ کہتی تھی کہ ہے دور
غرض شہ نے جو صید اس جا نہ پایا   تو گھوڑا ایک جانب کو اٹھایا
نظر آیا یکایک اس کو آہو   چھلاوا تھا حقیقت میں کہے تو
ملک نے بس وہیں دیکھا نہ بھالا   اس آہو کی طرف گھوڑے کو ڈالا

وہ آہو مثل برق اک آن کی آن
بہت پیچھا کیا اس شہ نے اس کا
ہوا آخر ہرن غائب نظر سے
چھٹا ہمراہ سے سب شہ کا لشکر
ہوا پھر دھوپ کی گرمی سے شہ تنگ
بڑھی گرمی سے وانکی دل میں کاہش
عجب تھا سہمگیں میداں وہاں کا
اسی بیتابی میں گھوڑا اٹھایا!
غنیمت جان کر اترا وہاں پر!
تھکا از بسکہ تھا غلطاں ہوا وہ
فرشتوں کو ہوا یہ حکم نازل
ہوئی مرضی جو رب العالمیں کی
ملک کو چین کی جانب اٹھا کر
رہا وہ اور گھوڑا بھی اسی طور
سنو ذات اب شہ کی کہانی
قضا را تھا ٹھگوں کا واں پہ مسکن
بہت غارت گر اس کے رہتے تھے ساتھ
مسافر کی صدا سنتے نہ زاری
تجسس اس کی تھی ستاوب سلطاں
کہ ہاتھ آئے تو کیجیے گرفتار!
خبر جاسوس نے جا کر سنائی
چلو دیکھو کہ اک گھوڑا کھڑا ہے
وہ انسان نیند میں وہ بے خبر ہے
کہا سب نے کہ اب مت غل مچاؤ!

اترا وہاں سے ہزاروں کوس میدان
نہ پہنچا جست آہو پر وہ اصلا
گیا دن ڈھل بھی زیادہ دوپہر سے
اکیلا رہ گیا واں یہ بد اختر
تپش سے سرخ منہ کا ہو گیا رنگ
درختوں کے ہوئی سایہ کی خواہش
شجر ہی واں نہ تھا سایہ کہاں کا
غرض واں یک درخت خشک پایا
لیا ناچار آرام اس مکاں پر
جو لیٹا لیٹتے ہی سو گیا وہ
کہ ہو یہ چین کے جنگل میں داخل
وطنا میں پہنچ گئیں اس سرزمیں کی
فرشتوں نے رکھا جنگل میں لاکر
یہاں پر سو گیا کچھ اور کا اور!
جگہ پتھر کا بھی ہوتا ہے پانی
رہا کرتا تھا واں قزاق پرفن!
نہ آتا تھا وہ شاہ چین کے ہاتھ
بہت تھا اس سے شاہ چیں عاری
ہمیشہ رہتے تھے جاسوس جو یاں
کہ خلق اللہ کو دیتا ہے آزار
کہ وہ سونے کی چڑیا ہاتھ آئی!
سوار اس کا جو ہے نیچے پڑا ہے
حواس نفع نہ ہوش فرز ہے
وہی قزاق ہے جلدی سے آؤ

گرفتار ہونا سلطان روم کا

اسے اٹھنے کی اب فرصت نہ دیجئے
ہمارے ہاتھ گر آیا وہ بد نام
پکڑ جدیتا اسے ہم لے چلیں گے
غرض جاسوس جتنے تھے وہ آئے
اسی سونے میں باندھے ہاتھ اسکے
کہ قدرت میں ہے ہم نے تجھ کو پایا
رعیت زار ہوا اور تو ہو خرسند
ہے اک عالم کو تیرے ہاتھ سے رنج
گئے ہم تیرے پیچھے بھول آرام
کہاں اسے قیمتی گھوڑا یہ پایا!
پڑا ہے زین پر زر اس کے اوپر
چڑھے تو ایسے گھوڑے پر ارے چور
یہ سب کچھ پوچھتے تھے اس سے ہر چند
کوئی کہتا ہے یہ گمراہ خونی!
ذرا چل روبرو شہ کے کھڑا ہو
مثل سچ ہے خطا کرے نہ کرے
کہاں وہ بادشاہ آوے پئے صید
غرض وہ لوگ اس کو پابہ زنجیر
سنا جب شاہ نے قزاق آیا
جو دیکھا شاہ نے یہ سازوسامان
کہا کیا روم تک اس کا پڑا ہاتھ
یہ ہے انسان یا کوئی بلا ہے
ذرا گھوڑے کا دیکھو سازو زیور
ہے ایسا کام اس کے زین کی بیچ
ہزاروں ناشی اکر پکارے

جو سوتا ہے چل کر باندھ لیجئے
بہت سا سیم و زر پائیں گے ہم
ہے اغلب سب تئیں عہدے ملیں گے
شہ خوابیدہ کو قابو میں لایا!
چلے کہتے ہوئے یوں ساتھ اسکے
بہت مشکل سے تو ہے ہاتھ آیا
کرے چاروں طرف کی راہ تو بند
بہت لوٹا کیا تو گنج بے گنج
ملا تو آج ہم کو اے بد انجام
ہے گھوڑا روم کا شاید چرایا
جواہر سے مکلل ہے سراسر
کرے اللہ تجھ کو زندہ درگور!
مگر تھیں اس کی آنکھیں نیچی اب بند
ہزاروں بستیاں کیں جس نے سوتی
تری تو دیکھ اب کیسی سزا ہو
خدا کے خوف سے ہر وقت ڈرتے
یہاں قزاق کے دھوکے میں ہو قید
لے آئے شاہ کے آگے بتدبیر
بہت انعام ان سب کو دلایا
ہوا وہ دیکھ کر کے اس کو حیران
جو گھوڑا شاہ کا اس کو لگا ہاتھ
ہزاروں کو اکیلا لوٹتا ہے
جواہر ہیں جڑے اس میں سراسر
ہوا اسباب ایسا چلین کے بیچ
اسی نے کھوج کھوئے ہیں ہمارے

کوئی کہتا ہے کر کے آہ زاری
اسی کے ہاتھ سے ہمکو نہیں چین
کوئی کہنے لگا فریاد فریاد
کوئی کہتا یہ غارت ہو الٰہی!
کب اس سے کارواں کوئی بچا ہے
برا تیں اس نے کتنی لوٹ لی ہیں
زمینداروں نے بھی آکر پکارا
اسی کے ہاتھ سے پھرتی ہے ماری
کوئی کہتا ہے کہ شہ کی ہاتھ جوڑو
اڑائی جبکہ لوگوں نے بہت خاک
کہ جلاد کو اس نے بلا کہ!
اور اس کی گوش و بینی بھی جدا ہو
پھر اس کی لاش کو پانسے اٹھا کر
جو اس کو دیکھ کر کوئی ڈرے گا
بحکم شہ وہیں جلاد آیا!
سنی اس نے نہ پھر اس کی فریاد
تراشے گوش بینی پاؤں اور ہاتھ
کٹا اس بے گناہ کا جسم سارا
جب اس کی لاش کو ڈالا سر راہ
بدن زخموں سے اس کا چور اور نڈھال
کوئی کہتا تھا کیوں بھولا خدا کو
کوئی کہتا تھا کیوں دیکھا استانا
کوئی کہتا تھا زمیں میں اسکو دو گاڑ
کوئی کہتا تھا شہ کی عقل بھولی
کوئی کہتا ہے شہ اس کی جوانی

اسی نے لوٹ لی بستی ہماری
اسی کا دکھ ہمیں رہتا ہے دن رین
بہت اس نے کیا ہے ہم کو برباد
جوان مارا ہے اس نے میرا بھائی
جہاں سے چین کا رستہ پھرا ہے
ہزاروں بستیاں برباد کیں ہیں
یہی ہے لوٹنے والا ہمارا
رعیت شاہ کی برباد ساری
کہ اس قزاق کو جیتا نہ چھوڑو!
ہوا وہ بادشاہ اس پر غضبناک
قلم کر اس کے ہاتھ اور پاؤں جا کر
کہ اس بدبخت کی پوری سزا ہو
کہیں چوراہے میں دو ڈال جا کر
نہ کوئی کام پھر ایسا کرے گا!
اور اس بے جرم کو قابو میں لایا
بجا لایا وہ حکم شاہ جلاد!
سب اعضا خنجر اپنے لے گئے ساتھ
خدا کے خوف سے پر دم نہ مارا
عجب اک درد سے کرتا تھا وہ آہ
اور اس پر خلق کی طعنے سے گفتار
کٹا بیٹھا جو اپنے دست و پا کو
تھا لازم توپ سے اس کو اڑانا
کروں تیر دل سے اس پر خوب بوچھار
کہ اس قزاق کو دینا تھی سولی
کرے اب یوں ہیں چندے زندگانی

یہی پھرتا تھا جنگل اور بیشہ
لیا تھا اس نے قزاقی کا پیشہ

کوئی کہتا تھا جب پھوٹے ہے قسمت
یہ تھیں انسان کی آئی ہے شامت

کوئی کہتا تھا سارا ملک چھانا
نہ پایا اس کے رہنے کا ٹھکانہ

کہیں سونے میں جاکے پہونچا تلاوا
وہیں چھاتی پہ چڑھ کر اس کو باندھا

نصیب اس کا اگر اس کو جگاتا
بھلا یہ کب کسی کے ہاتھ آتا!

ہر اک بکتا تھا یہ واہی تباہی
نہ جانے تھا کوئی ستر الٰہی!

یہ سن کر سب کی روتا تھا وہ مجبور
زمیں تھی سخت اس پر آسماں دور

کہے تھا دل میں اب کس طرف جاؤں
زمیں پھٹ جائے تو اس میں سماؤں

بچھونا خاک کا اور روم کا شاہ
کٹے سب دست و پا اللہ اللہ!

لگی کٹنے وہاں جب اسکی اوقات
کہوں تجھ سے میں کیا ہیہات ہیہات

جواہر کے تھے جس کے تخت پر زر
وہ لوٹے خاک پر اعضا کٹا کر

پلاؤ قلیہ جن کے کتے کھائیں
وہ سوکھے ٹکڑے روٹی کے نہ پائیں

رہی ٹوپی نہ شہ کی اور نہ پگڑی
زمیں پر چند مدت ناک رگڑی

کہا اک روز شہ نے یا الٰہی!
سزا اپنی سمجھ کی میں نے پائی!

جسے چاہے تو ہی دیتا ہے عزت
جسے چاہے تو ہی دیتا ہے ذلت

سوار اور فوج میری اب کہاں ہے
تو سچا اور جھوٹا سب جہاں ہے

کہاں جاتی رہی میری حکومت
کہاں قسمت نے دکھلائی یہ ذلت

خدایا دیکھ لی اب شان تیری
کسی عنوان عطا کر عفو میری

جو چاہے کر تدارک جانکے ساتھ
اٹھانا پر مجھے ایماں کے ساتھ

نظر کر رحم کی اپنے تو مجھ پہ!
نہ ہوگی پھر خطا اب بار دیگر

خدا کو عجز اس کا خوش آیا!
تماشہ اپنی قدرت کا دکھایا

ہوا اک روز یوں کرنا خدا کا
وہ شاہ چیں اپنے دل میں سوچا

کہ ہے ناخواندہ اک میری دختر
اسے پڑھوائیے قرآن مقرر

وزیر اس شاہ کا ہمراز تھا ایک
نہایت عاقل و سنجیدہ نیک

کہا اس سے کہ اے دستور عاقل
میری اک لڑکی ہے قرآں سے جاہل

کوئی تجویز کر استاد دانا
مگر وہ حافظ قرآن ہو ایسا
خدا کی شان وہ سلطان مظلوم
پڑھا کرتا تھا وہ قرآن دن رات
وہ تھا از بسکہ قاری خوش آواز
کیا تھا علم قرآں اس نے حاصل
سُنا کرتے اٹھے لوگ آ کے قرآن
کہا دستور نے اے شاہ والا
اگر جی کی اماں پاؤں تو بولوں
وہ قزاق جو معتوب سلطان
ہے سارا علم اس کے آگے پانی
وہ قزاق کا جو پیشہ لیا تھا
نہ وہ دشمن سمجھتا ہے نہ وہ دوست
مسلمان کرتے ہیں تعظیم اس کی
یہ سن کر شاہ فرمانے لگا یوں
یہ مکتب وہ نہیں باتوں ہی باتوں
مکان رہنے کا اک اس کو بتایا
کہا شہ نے اسے قرآن پڑھا تو
جہاں میں جو ہر انسان ہے علم
غرض وہ بادشاہ روم مضطر
سبق قرآن کا اک ذرہ ذرہ

مجھے منظور ہے قرآن پڑھانا
زمانے میں کوئی نہ نکلے ویسا
کہ جس کو کہتے ہیں قزاق مذموم
یوں ہی وہ کاٹتا تھا اپنی اوقات
پسند آتا تھا لوگوں کو وہ انداز
نہ تھا کوئی اس جا کوئی اسکا مقابل
رہا کرتے تھے سب جمع انسان
کروں میں عرض گر ہووے پذیرا
ہیں اس اسرار کا احوال کھولوں
دیا ہے حق نے اس کو علم قرآن
نہیں ہے چین میں کوئی اسکا ثانی
خدا جانے کہ اس میں بھید کیا تھا
پڑا ہر وقت کہتا ہے ہمہ اوست
نہایت خوب ہے تکریم اس کی
تو پھر آنے میں اس کے دیر ہے کیوں
اُٹھا لائے اسے ہاتھوں ہی ہاتھوں
اور اس شہزادی کو پڑھنے بٹھایا
قواعد علم کے اس کو بتا تو
مسلماں کے لئے قرآن ہے علم
پڑھانے کو ہوا اس کے مقرر
دیا کرتا تھا اس کو روز مرہ

پڑھانا قزاق کا شہزادی کو قرآن مجید

سبق اک روز اس آیت کا آیا
کیا دل میں یہ اپنے اُسنے پھر غور
جہاں شیطان نے تھا اسکو بھلایا
ہوا اس کے سبب سے اپنا یہ طور

خیال آیا جو ہیں اپنی خودی کا
کہا دل میں سبق اس کا پڑھاؤں
سمجھ پہلے جو دل میں آئی اس آن
نظر جو شاہزادی نے اٹھائی!
اٹھا کر ہاتھ کو اس نے ادب سے
یہ بوجب بتا کیسی ہنسی ہے
مگر رکھتا ہے دل بیباک اپنا
ہنسی کا یہ سبب جلدی بتا تو!
بابک کرنے لگا دل میں جواب غور
ہنسی کا سبب کھولا نہ اس پہ
کہا تب شاہ نے احوال اپنا
ملک ہوں روم کا ہے یہ مرا نام
نہ تو میں چور نہ راہ زن ہوں کس
نہایت منفعل ہو ہو کے مجبور
ترا قرآن کا جو یہ سبق ہے
اسی آیت نے میرا کھوج کھویا
اس آیت نے وطن سے چھڑایا
اسی آیت سے ہم رہزن کہائے
یہ تھوڑی زندگی ہو جائے آخر
تجھے ہنسنے کی یاں تھی کون شادی
کہا احوال تجھ سے اپنا سارا!
یہ سنکے شاہزادی کے اڑے ہوش
بصد اندوہ و غم وہ گھر میں آئی!
نہایت غم سے وہ بے چین ہو کے مضطر
جو دیکھی ماں نے اس کی بیقراری
کہے ہے ہے دیکھو اس کو ہو گیا کیا

ہوگا اب کھل گیا اپنی ہنسی کا
کہیں پھر جرم میں پکڑا نہ جاؤں
یقین ہے یہ کہ اب کی جائے گی جان
ہنسی استاد کی وہ دیکھ پائی
چڑھا کر تیوری بولی غضب سے
بدی کچھ تیرے دل میں کیا بسی ہے
کرا دے گا جگر اب چاک اپنا
کوئی دم میں نہیں مارا گیا تو
یہاں تو ہو گیا کچھ اور کا اور
تو میں مارا گیا تجھ سے مقرر
مفصل کہہ سنایا حال اپنا
بگاڑا ہے خودی نے سب مرا کام
خودی سے اپنی میں یوں بیوطن ہوں
کیا سب عزت و ذلت کا فکر کور
اسی کے بھید میں یہ سینہ شق ہے
مری فہمید نے مجھ کو ڈبویا
یہ جنگل چین سکا ہمکو دکھایا
اسی آیت سے دست و پا کٹائے
کسی پہ بھید مت کیجیو یہ ظاہر
ہنسی کا یہ سبب ہے شہزادی
کہیں کرنا نہ یہ بھید آشکارا
خدا کے خوف کا دل میں ہوا جوش
اور اس نے ندی اشکوں کی بہائی
گری حیرت سے غش کھا کر زمیں پر
لگی سر پیٹنے با آہ و زاری!
محل میں پڑ گیا اک شور و غوغا

جو بہنیں اس کی واں شہزادیاں تھیں
کنیز اور خادمہ جو جو کہ تھیں وہاں
کوئی کہتی نظر گئی ہے نہ سردی
کوئی کہنے لگا کہ تعویذ لائے!
کوئی کہتی ہے یہ آسیب کا طور
کوئی کہتی پڑھاتا ہے جو اس کو
کوئی کہتی ہماری جان واری
ہر اک نے کی بہت تدبیر لیکن!
کہا ماں نے پیاری منہ سے بولو
مجھے آنکھوں سے دیکھا ہو کسی نے
کسی نے کچھ کہا ہو گر یہاں سے
کسی نے تجھ پہ گر ڈالا ہو افسوں
ترا بدخواہ کوئی دشمن جو پاؤں
کہیں غیبت سے جو پاؤں خبر میں
کلی ہے تو مرے گھر کے چمن کی
جو شہزادی نے دیکھا سر اٹھا کر
کہا اس نے کہ ہے اک عرض میری
کہا ماں نے کہ بیٹی شوق سے کہہ
ہمارا اور ترا مالک خدا ہے
دیا ہے جس نے جسم و جان مجھ کو
کہے تو کیوں نہ سر پہ اٹھا لیں
تب اس دختر نے سر اپنا اٹھا کر
جو جیتی چاہو تم یہ شاہزادی
نکاح اب کر دو تم بلوا کے قاضی
نہ گر یہ بات تم نے میری مانی!

سب اس کو دیکھ رو رو نیم جاں تھیں
کوئی صدقے ہوئی اور کوئی قرباں
پھری جاتی ہے کیوں چہرے پہ زردی
اور اس کی فال تو جا کر کھلائیں
نہیں بیماری ہے اس کو کوئی اور
یہ صورت دیکھ کر اس کی ڈری ہو
نہیں شہزادی اچھی ہو بیماری
ہوا کچھ فائدہ اس سے نہ ممکن!
ذرا احوال دل کا مجھ سے کھولو
نکالوں اس کی آنکھیں تیرے آگے
زباں اس کی نکلواؤں وہاں سے
ابھی بلوا کے اس کی کھال کھینچوں
بدن کے اس کے میں ٹکڑے اڑاؤں
چھداؤں تیر سے اس کا جگر میں
تو بیٹی بات تو کہہ اپنے من کی!
تو پایا حال اپنی ماں نے کا ابتر!
کروں ظاہر جو مرضی پاؤں تیری
نہ کر خطرہ کسی کا ذوق سے کہہ
مفصل کہہ جو تیرا مدعا ہے
اسی کی ہے قسم اس آن مجھ کو
ولیکن تیرے کہنے کو نہ ٹالیں
کہا منہ کان سے ماں کے لگا کر
اسی قزاق سے ہو میری شادی
میں راضی ہوں خدا مجھ سے راضی
تو میری جان ہے منظور جانی

یہ سنتے اس کی ماں کے اُڑ گئے ہوش
ابھی یہ بات اُڑتی ہے جہاں میں
تری یہ بات جو کوئی سُنے گا
نہ کر اس بات پہ تو ہٹ مری جان
کسی نے تجھ کو بہکایا ہے جانی
کہے گی خلق شہزادی ہے کیسی
مقرر تو ہٹن اب ہو گئی ہے
کروں گی زرگردن کو حکم ناچار
جواہر کی بنا کر جلد خلخال!
جو تیرا باپ سن پائے گا یہ بات
جو تجھ کو مار ڈالا اس نے ناگاہ
اری اس درجہ دیوانی نہ ہو تو
کہا تب شاہزادی نے یہ جل کر
وزیر اور شاہ تو دانا بڑے ہیں
جسے قزاق سمجھے ہیں گماں ہے
کہاں کر کے یہ تحقیق لائے
یہ شاہ روم ہے سلطان آفاق
یہ وہ ہے صاحب اورنگ و دیہیم
یہ وہ ہے سلطنت پر باد داوہ
کلام اللہ میں لایا تھا تکرار!
اسی کے جرم میں پکڑا گیا ہے
غرض احوال سب اول و آخر
یہ سنکر اس کی ماں بولی یا الٰہی
کہ جس کے سننے سے میرے گئے ہوش
تری کچھ فہمی کا تھا ایک تو روگ

لگی کہنے ارے خاموش خاموش
نہیں ہے جو ہمارے خانداں میں
جو دشمن ہوگا وہ بھی سر دھنے گا
کہ بدنامی ہے اس میں اور نقصان
کہ ہے یہ ناک کٹنے کی نشانی!
کہ اس قزاق پہ مجبری ہے ایسی
تری قید اب مجھے لازم ہوئی ہے
کہ ہو زنجیر زر جلدی سے تیار
عوض بیڑی کے وہ پاؤں میں ڈال
تو کٹنے خون ہو جائے گا یہ بات
تو جیتا چھوڑ دے گا ہم کو کب شاہ
خدا کے واسطے یہ دھیان کھو تو
اور اپنے ہاتھوں کو ہاتھوں سے مل کر
ولیکن عقل پہ پتھر پڑے ہیں
وہ ملک روم کا شاہ جہاں ہے
جو اس کے دست و پا سے کٹائے
جسے ٹھہرا دیا ہے سب نے قزاق
ہے جس کے زیر فرما ہفت اقلیم
ہے جس کی فوج انجم سے زیادہ
کیا تھا عزت و ذلت میں انکار
خودی سے خوار یہاں تک ہوا ہے
کیا سب روبرو اس ماں کے ظاہر
خبر بیٹی کو یہ کس نے سنائی!
سنے گا جو اسے ہوگا وہ مدہوش
اٹھا اب اور یہ کیا روگ میں سوگ

وہاں سے دوڑ کر شہ کو خبر دی !
خبر ہے کچھ تجھے اب اپنے گھر کی

پڑھاتا ہے جو وہ قزاق دل خواہ
وہ شاہ روم ہے سنتی ہوں اے شاہ

ہے اس کا ماجرا گویا کہانی
ذرا سنیئے تو بڈھی کی زبانی !

ہوا بھید اس کا اس پہ آشکارا
سنایا الغرض وہ حال سارا

کہ شک لایا تھا یہ حق کی رضا میں
بلا میں آپھنسا اس کی جزا میں

خطا کیسی ہوئی اس کے ادب میں
نہ آجائیں کہیں ہم سب غضب میں

گئی ہے یوں بگڑ تقدیر اس کی
کرو جلدی سے کچھ تدبیر اس کی

سنی جب شاہ نے اس کی حکایت
جھکا زانو پہ سر مضطر نہایت !

اس اپنے ظلم سے گھبرا گیا وہ
تعجب اور حیرت میں رہا وہ !

محل سے آکے باہر وہ شہ چین
بصد اندوہ بیٹھا حیرت آگیں

پھر اس دستور کو اپنے بلا کر !
کہا احوال دل اپنا سنا کر !

کہ شاہ روم کی تصویر لاؤ
اور اس قزاق سے جا کر ملاؤ

اگر ہم شکل اس قزاق کے ہو
تو جلدی آن کر مجھ کو خبر دو

ہوا حیرت میں وہ دستور دانا
مرقع روم کا منگوا کے دیکھا !

نکالی روم کے سلطان کی تصویر
چلا قزاق کے جانب وہ دلگیر

وہاں دیکھو یہ قدرت کا تماشہ
کہ خضر آئے بہ حکم حق تعالے

کٹے اعضا شتابی سے وہ لائے
جہاں کے تھے وہیں لا کر ملائے

مقابل شہ کے جو تصویر آئی
سراپا ہو بہو ہم شکل پائی !

برابر اس شاہ کی صورت کو پا کر
اور اس تصویر سے اس کو ملا کر

ہوا حیرت زدہ مانند تمثال
کہا پھر شاہ سے جا کر یہ احوال

کہ ہے اللہ کی قدرت ہویدا !
نہیں کچھ عقل کو اس جا سروکار

کہا شہ نے یہ سن کر ہم نے جانا
ہوا برگشتہ اب ہم سے زمانہ

یہ تنہا روم سے کیوں چین آیا
نہیں قزاق کا دھوکہ سمایا

خدا جانے کہ اس میں بھید کیا ہے
نہیں معلوم یہ ماجرا کیا ہے

کرامت اس کی ظاہر ہے سراپا
درست اس کے ہوئے سب کٹے اعضا

میا واغوث جج بھی اس کی یہاں لائے
غرض سلطان چین نے مضطرب ہو
سنایا ماجرا وہ حیرت افزا
کہا یہ سوچ کر سب سنکے اے شاہ
غرض سلطان اور وہ لوگ مل کر
لگے کہنے کہ ہم سب ہیں خطاوار
کہا اس نے سنکر ان کی زاری
تمہاری کچھ نہیں ہے اسمیں تقصیر
یہی بے شک لایا تھا مجھے حق کی رضا میں
تکبر تھا مجھے جاہ و حشم کا!
نہیں اس بھید سے تم کوئی آگاہ
مجھے ذلت کو پہنچایا خدا نے
ملے خوش ہوکے دونوں شاہ باہم
گھڑی جو ٹل گئی اسکی جو تھی سخت
بس اک دم میں ہوا فضل الٰہی
ہوئے سب جمع آکر واں اراکین
وہ شاہ روم تھا جو خستہ بسمل
لگے ہر سمت بجنے شادیانے
لگی پھر چلنے توپوں کی سلامی
ہوا ساماں پھر شادی کا تیار
غرض اک روز کرکے پھر مقرر
مبارک بادی ہوکے لگی دھوم
ارادہ تھا جو شہزادی کے دل کا
فراغت جب ہوئی شادی سے حاصل
ہوا منظور پھر شاہ نے مست کو!

زمانہ اور کچھ نیرنگ دکھلائے
طلب فرمایا دانایان چین کو!
وہ ڈوبے بحر حیرت میں سراپا
نہیں جز عجز و زاری کے کوئی راہ
گرے قدموں پہ اسکے جاکے یکسر
ہمارا سر ہے حاضر اور تلوار
کہ ہے بے فائدہ یہ بیقراری
ملی میرے گنہ کی مجھ کو تعزیر
پھنسا اس کے سبب سے اس بلا میں
سزا مجھ کو ملی جو مجھ پہ گزرا
اسی لائق تھا میں واللہ باللہ
کیا لیکن کرم مجھ پہ خدا نے
تعجب میں رہا اک سارا عالم
ہوا موجود آکر تاج اور تخت!
ہوا پھر سر پہ چتر بادشاہی
بعز و اقتدار و جاہ و تزئین!
ہوا وہ بارگاہ شہ میں داخل
اٹھائے شاہ نے خوش ہوکر اسے
جہاں کرنے لگا شہ کی غلامی
خوشی کا پھر ہوا گرم بازار
کیا فغفور چین نے عقد دختر
پڑا غل چین سے لے تا سر روم
اسی صورت ہوا انجام اس کا
لگے رہتے بعشرت دونوں مل مل
کہا جانا چاہیئے اپنے وطن کو!

غرض رہ کر وہاں اک چند مدت
کہ سیر چین اب ہم کر چکے خوب
تمہارے پاس مدت سے پڑا ہوں
کہا تب چین کے شہ نے کہ حضرت
نہیں یہ آپ کی دوری گوارا
کہا شہ نے کہ تقدیر الٰہی
اب اپنے شہر کی مجھ کو ہوس ہے
غرض سلطان چین نے بعد اصرار
بھرے صندوقوں میں لعل و زمرد
بھرے چھکڑے ظروف و سیم و زر کے
اور اسباب و تحائف بیش قیمت
یہ سب لدوا کے اونٹوں ہاتھیوں پہ
عراقی گھوڑے صدہا جانور اور
لگی سو پاٹنیں وردی پہن کر
جو شاہ روم نے یہ حال دیکھا
بکھیڑا کچھ نہیں درکار مجھ کو
وہ نیزہ میرا دو تلوار دیجئے
مجھے تقدیر یاں لائی تھی تنہا
یہ شہزادی ہو فقط میرے ہمراہ
لگی رونے خلائق دیکھ کر حال
ہوئی شہزادی بھی راضی اسی پہ
غرض وہ شاہ شہزادی اور وہ گھوڑا
فرشتوں کو ہوا یہ حکم نازل
ملنا ہیں پہنچ دو اس سر زمیں کی
اسی میدان میں وہ شہ آکے پہونچا

طلب کی بادشاہ چیں سے رخصت
اب اپنے ملک کی ہے دید مطلوب
ذرا اب روم کو بھی جا کے دیکھوں
ہو کیونکر آپ کی منظور فرقت
یہ ملک چین بھی ہے اب تمہارا
اکیلا کھینچ کر یاں مجھ کو لائی
یہاں اب تک ساعت اک برس ہے
کیا سامان رخصت سارا تیار
کہ ساخوانوں میں یاقوت و زبرجد
کجاوے پہ رکھئے سلک و گہر کے
کر تاروں کو ہو جس پہ دیکھ حسرت
کیا آراستہ با ساز و زیور
ہوئے آراستہ واں آکے فی الفور
قواعد سے جمیں آکر برابر
کہا یوں شاہ چین سے یہ کیا کیا
شہی گھوڑا دو بس رہوار مجھ کو
اسی صورت سے رخصت مجھ کو کیجئے
خدا کا ہے مجھے کافی بھروسہ
ہوئے سب دنگ اور ناچار وہ شاہ
کر دکھلاتا ہے کیا چرخ کہن سال
خدا کافی ہے اور حامی ہمیشہ
ہوئے رخصت خدا پہ سب کو چھوڑا
کہ ملک روم میں ہو جلد داخل
مسافت دم میں طے ہو ملک چین کی
پھر ان پہ تھا جہاں گھوڑا کو چھوڑا

اسی جنگل میں پایا اپنا لشکر!
کھڑے تھے انتظاری میں جو جا کر!
کہاں حضرت نے بھاگ گھوڑا اٹھایا
نہایت آپ نے محنت اٹھائی
گئے تھے صید کے پیچھے خداوند
کسی نے کچھ نہیں اب تک ہے کھایا
ہوا وہ شاہ اس کو دیکھ کر دنگ
رہا ہیں مالک چین میں اتنی مدت
وہ کیا نادست و پایا اور وہ ایذا
وہ شہزادی کو قرآن پڑھاتا
درستی جسم کی اعضا کو پایا کر
پھر اس کے بعد شادی کا سر انجام
وہاں سے لیکے رخصت یاں پہ آنا
ہوا وہ دم بخود حیران سراپا
دیا پھر حکم یہ شہ نے کہ جلدی
گئے دوڑے وہ سب کے سب بتعجیل
وہاں سے شاہ نے پھر سب کو اٹھوا
بآسائش عماری میں بٹھا کر
وہاں سے شہر میں اپنے وہ آیا
ہوئے وہ بس کے حیرت میں نہایت
ہوا ذکر خدا اس شہ کا معمول
تمام اطوار وہ بھولا خودی کے
خدا کے خوف سے ہر وقت ڈرتا!
گذشتہ حال رکھتا یاد ہر دم!
کہاں رہزن کہاں یہ شاہ کی ذات

اور اس آہو کو بھی پایا وہیں پر
لگے سب عرض کرنے سر جھکا کر
ہرن یاں جتنے تیروں سے گرایا!
یہاں جنگل کی جتنے خاک اڑائی
ہے دانا پانی سب کا دیر سے بند
نہ گھوڑوں کو ابھی پانی پلایا
کہ یہ دیکھا ماجرا ہے کیا ہے نیرنگ
اٹھائی کس قدر تکلیف و محنت
پڑے رہتا سر راہ بے سر و پا!
وہ آیت پڑھکے اپنا مسکراتا!
وہ گرتا شاہ کا پاؤں پہ آ کر!
پھر اک مدت تلک رہنا با آرام
یہاں سب کو اسی صورت سے پاتا
کہ ہے یہ قدرت حق کا تماشہ!
لے آؤ اک عماری دار ہاتھی!
کیا حاضر عماری دار اک فیل
اتارا شاہزادی کو باخفا!
روانہ پھر ہوا وہ سوئے لشکر
سبھوں کو حال وہ اپنا سنایا
ہوا یہ واقعہ طرفہ حکایت!
لگا رہنے وہ یاد حق میں مشغول
رکھے تا زیست شیوے عاجزی کے
رہا وہ زندگی بھر توبہ کرتا!
کہ ہے مثل طلسم احوال عالم!
دکھایا حق نے قدرت کا طلسمات

خودی جو کوئی بھولا خدا کو
خودی سے نوح کا طوفاں ہوا ہے
خودی سے ناقہ صالح کو مارا
خودی دل میں ثمود و عاد لائے
خودی سے تھی جو بد فعلی کی عادت
خودی کا جو ہوا ابلیس کو ذوق
خودی کی ڈالی جب شداد نے دھوم
خودی جو دل میں تھا نمرود لایا
خودی سے نیل میں فرعون ڈوبا
خودی سے حکم قارون نے نہ مانا
خودی سے تھے عرب میں جو گنہگار
جہنم میں ہوا انجام ان کا !
خودی مت کیجیو کوئی خدا سے
کہا صاحب کا جو بندہ نہ مانے
چلے مرضی پہ جو بندہ میاں کی
خدا کی بندگی ہر دم کرو تم !

یہ نہیں پہونچے وہ پھیر اپنی سزا کو
یہ نافرمانی حق کی سزا ہے
ہوا غارت وہ آخر فرقہ سارا
ہوئے غارت نشاں انکے نہ پائے
کیا سب لوط کی امت کو غارت
گلے میں اسکے لعنت کا پڑا طوق
رہا اس باغ سے باغی وہ محروم
تو آخر پشہ نے مغز اس کا کھایا
تکبر کا مزہ خوب اس نے چکھا
زمیں میں دھنس گیا لے کر خزانہ
رسول اللہ رکھتے تھے انکار !
بگاڑا ہے خودی نے کام ان کا
مری یہ عرض ہے شاہ و گدا سے
وہ اپنی بہتری ہر گز نہ جانے
اسے دولت ملے دونوں جہاں کی
محمد کی اطاعت میں رہو تم !

شفیع المذنبیں ہے ذات اس کی
خدا کی بات ہے ہر بات اس کی

دنیا میں ہنر والے سب سے زیادہ دولت مند ہیں

...ک بن کر ورکشاپ کھولو اور ہزاروں روپیہ ماہوار کماؤ

...نک ٹیچر (باتصویر) دوسرا روائزڈ ایڈیشن مصنفہ شری وید پرکاش شرما

اس کتاب میں زمانہ حال کی تمام نئے نئے چالو موڈل فورڈ. شورلیٹ وغیرہ وغیرہ موٹر کاروں کی تمام شکل ...صولی اور اصل کام کے طریقوں کی تشریح کرنیکے بعد موٹر کار کی عملی طور پر مرمت کرنیکا کام سکھایا گیا ہے. ساتھ ساتھ نئی ...کا پورا پورا حال جو قبل ازیں کسی کتاب میں نہیں دیا گیا ہے. درج کرکے زمانہ حاضرہ کی جدید موٹر کاروں کے بیان کو مکمل کر دیا ...ں نقشے نمبل اور بلاکوں کے فوٹو دیکر موٹر کے جسمانی حصوں کو صاف صاف دکھلایا گیا ہے جس سے ایک معمولی پڑھا لکھا آدمی ...کتاب کے اندر سوال اور ان کے جواب لکھکر نہایت مفید اور کارآمد بنایا گیا ہے. غرضیکہ اس کتاب کا موٹر ڈرائیور. انجن کے کلینر ...ڈرائیور. بزنس مستری سے موٹروں کے مالک کیئنگ کا کام سیکھنے والوں کے پاس ہونا ضروری ہے قیمت تین روپے علاوہ

معنف کویراج ہرنام داس بی اے کی تصنیف کردہ کتابیں

ہدایت نامہ خاوند	-	ایک روپیہ چار آنہ
ہدایت نامہ بیوی	-	ایک روپیہ آٹھ آنہ
ہدایت نامہ غذا	-	ایک روپیہ آٹھ آنہ
ہدایت نامہ صحت	-	ایک روپیہ آٹھ آنہ
ہدایت نامہ پرورش بچگان		ایک روپیہ آٹھ آنہ
محافظ جوانی	-	- چار

...وں ٹائم پیسوں اور کلاکوں کی مرمت کرو اور دس روپیہ روزانہ کماؤ

...ازی اس کتاب میں ہر قسم کے نئے او... پرزے ...ں کے کلاکوں ٹائم پیسوں ...ی کرنے اور ان کے مرمت کرنے کے پورے پور...

طریقے گھڑی سازی میں کام آنے والے تمام پرزے اور اوزاروں کے نام مع انکی اشکال دیئے گئے ہیں جس کی مدد سے فالتو وقت میں گھنٹہ دو روزانہ کام کرکے دس بیس روپیہ روز کماؤ. قیمت صرف تین روپے

گیس ویلڈنگ

جس میں ویلڈنگ روڈ و ... آسان طریقے لوہا کاسٹ آئیرن ایلومنیم. تانبا اور پیتل کے ویلڈنگ سے کٹی ہوئی دھاتوں کی شکلیں بھی ... اور ویلڈنگ کا پورا پورا کام اور طریقے خلاصہ ہو. ... بتائے گئے ہیں کتاب ہر ویلڈر کے پاس ہونا ضروری ہے. قیمت تین روپے

...ڈ (فٹر ٹریننگ)

اس کتاب میں انجنیئرنگ ورکشاپ ... والے جملہ کام یعنی خراد مشین. ویلڈنگ وغیرہ ...اقسام و متعلقات پیمائش حساب اور ...یہ تصاویر (لیتھو فوٹو) بہت سے انجنیئر ...نک کتاب ہے کاریگروں کیلئے مشیر اور ... ...لے بہلنے دستکاری ہو. قیمت اردو ہندی ...

...بک مصنفہ سردار موتا سنگھ

اس کتاب میں جدید طریقے ... پیمانہ پر ہر ایک دھات کی ملمع سازی ... بلاک سازی کا بیان اس طریقہ سے درج ... فات نمو بیٹری اور دیگر سامان بنا کر ... یہ کتاب ... نوں قسم کے آدمیوں کے لئے مفید ... کام کرنے کے خواہشمند ... اردو زبان میں صرف تین روپے ...

...ے فوٹو گرافی

...ے بہترین تحفہ. آج کل فوٹو گرافر بہت ... اور یہ فن بہت. زیادہ ترقی کر رہا ہے ... دس روپے روزانہ ہا سانی کما ... کتاب منگا کر فائدہ اٹھایئے. ... علاوہ ڈاک خرچ

ڈیکٹر گائیڈ

ہمیشہ کے لئے غریب بیل کی گردن سے جوا اتار پھینکئے. اور ہاری اس کتاب میں ہر قسم کے گھنیا اور بڑھیا تیلوں سے چلنے والے ہر ایک نئے معمولی ٹریکٹروں کو سٹارٹ کرنا اور ان کے انجنوں سے بہت سے ڈھیر سارے کام لینا. اس کے کل پرزوں سے واقف ہونا پیدا ہونے والی خرابیوں کو جاننا اور ان کے ٹھیک کرنے کے متعلق ساری باتیں تفصیل سے شکلوں کے ذریعے سمجھائی گئی ہیں جس زمین کو بہنے خراب اور بیکار سمجھکر چھوڑ دیا تھا. اب ہزاروں من غلہ ہو تلے. قیمت صرف چار روپے. ڈاک خرچ بذمہ خریدار

موٹر ڈرائیونگ ٹیچر

اس کتاب میں موٹر ڈرائیونگ سے تعلق رکھنے والی ہر ایک بات اتنے اچھے طریقے سے سمجھائی گئی ہے کہ مشکل سے مشکل مضمون ... سے سمجھ میں آ جاتا ہے. کتاب کی خاص خاص بیان اس طرح کے ہیں گاڑی ڈرائیو انجن کنٹرول. انجن سٹارٹ کرنیکا طریقہ. بریکوں کا استعمال. انجن کے خاص خاص پرزے کوئلہ گنیشن لبری کیشن. الیکٹریکل ٹائمنگ ... انجن میں ہونیوالی خرابیاں اور ان کا ٹھیک کرنا. ایمرجنسی ریپئر موٹر ایکٹ چوراہوں وغیرہ کے نشانات اور اشارات کا مکمل طور پر بیان مع اشکال کے درج کیا گیا ہے ہر ایک موٹر ڈرائیور کے پاس اس نایاب کتاب کا ہونا نہایت ضروری ہے. قیمت صرف تین روپے

ڈاک خرچ بذمہ خریدار

الیکٹرک وائرنگ باتصویر

اس کتاب میں ... تمام قسم کی ہاؤس وائرنگ اور سی ٹی ایس وائرنگ کے علاوہ فلوری سینٹ ٹیوب کی وائرنگ اور ماؤنڈ گراؤنڈ وائرنگ و اور ہیڈ وائرنگ پاور وائرنگ وغیرہ بجلی کی موٹروں کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے اس کتاب کی مدد سے الیکٹرک وائرمین کا سرکاری امتحان نہایت آسانی سے پاس کیا جا سکتا ہے. بجلی کے بارے میں پوری پوری واقفیت حاصل کرنے والوں کے لئے از حد مفید کتاب ہے. قیمت صرف تین روپے

کروڈ آئیل انجن گائیڈ

آئیل انجنوں. ڈیزل بلیک اسٹون کروسلے وغیرہ کا بیان جو کہ ریل اور سمندری جہازوں میں استعمال ہوتے ہیں مع اشکال کے مفصل طور پر تمام باتیں لکھی گئی ہیں خاص تعریف یہ ہے کہ آپ کو پوری جانکاری کرائی گئی ہے انجن کے پرزوں کا سیٹ کرنا. آئیل پمپ کے حالات. فاؤنڈیشن بنانا اور انجن کی فٹنگ کا بیان. انجن کرنا اور سینکڑوں پیچیدہ سے پیچیدہ راز اور مفید باتوں کے سوال کی صورت لکھا گیا ہے شکلوں کی تعداد تقریباً ۵۰ ہیں. مجلد کی قیمت صرف تین روپے علاوہ ڈاک خرچ

سینما مشین گائیڈ

سینما مشین کے اسکا ... راستہ سیکھنے کیلئے فوراً آرڈر بھیجئے ورنہ ایڈیشن ختم ہو جائیگا. یہ وہ کام ہے جس کا کسی زمانہ میں بھی مندا نہیں ہوتا ہمیشہ خوب چلتا ہے قیمت صرف پانچ روپے

ملنے کا پتہ } گرگ اینڈ کو تھوک کتب فروش کھاری باؤلی دہلی ۶